گستاخ رسول ﷺ

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

❀ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوا وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾(البقرة : ١٠٤)

''اے ایمان والو! تم راعنا کا لفظ نہ بولا کرو، بلکہ انظرنا یا واسمعوا کہا کرو۔ کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی کریم ﷺ سے بات کرنا چاہتے، تو راعنا کہا کرتے تھے یعنی ہمارے طرف توجہ فرمایئے۔ جبکہ کفار اس لفظ کا غلط معنی مراد لیتے اور نبی ﷺ کی گستاخی کرتے، تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو بھی اس لفظ سے نبی کریم ﷺ کو مخاطب کرنے سے منع کر دیا، تاکہ نبی کریم ﷺ کی گستاخی کا راستہ ہی بند ہو جائے۔ اس سے ثابت ہوا کہ کفار (یہود ونصاریٰ) قدیم سے نبی کریم ﷺ کی گستاخیاں کرتے چلے آرہے ہیں۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ أَبِاللّٰهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِؤُونَ، لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ﴾(التّوبة : 65)

''(نبی!) کہہ دیجیے کہ کیا تم اللہ، اس کی آیات اور اس کے رسول کے ساتھ استہزا کرتے تھے؟ عذر پیش نہ کرو، تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا ہے۔''

❁ نیز فرمان الٰہی ہے:

﴿وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ﴾(الأنعام: ١٠)

''(اے نبی!) آپ سے پہلے بھی رسولوں کا استہزا کیا گیا، تو استہزا کرنے والوں کو اسی (عذاب) نے آ گھیرا، جس کا وہ استہزا کرتے تھے۔''

❁ ارشاد الٰہی ہے:

﴿إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ﴾(الحجر: ٩٥)

''بلاشبہ استہزا کرنے والوں سے ہم آپ کو کافی ہو جائیں گے۔''

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَلَا تَعْجَبُونَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللّٰهُ عَنِّي شَتْمَ قُرَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ، يَشْتِمُونَ مُذَمَّمًا، وَيَلْعَنُونَ مُذَمَّمًا وَأَنَا مُحَمَّدٌ.

''کیا آپ کو تعجب نہیں ہوتا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے مجھ سے قریش کی سب وشتم اور لعنت کو دور کیا؟ وہ مذمم کو برا بھلا کہہ رہے ہیں اور لعن طعن کر رہے ہیں، جبکہ میں محمد ہوں۔''

(صحيح البخاري: 3533)

❁ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ، فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ: أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ.

''کعب بن اشرف (یہودی) کو کون قتل کرے گا، اس نے اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دی ہے۔ سیدنا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا آپ پسند فرماتے ہیں کہ میں اسے قتل کر دوں۔ فرمایا: جی ہاں۔''

(صحيح البخاري :3031، صحيح مسلم :1801)

❁ سیدنا ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے بارے میں سخت بات کر دی، تو اس شخص نے بھی جواب میں ایسا ہی کہہ دیا، تو میں (ابو برزہ رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا: (اے ابو بکر!) کیا میں اس کی گردن نہ اتار دوں؟ تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے روک دیا اور فرمایا:

إِنَّهَا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ ایسا کسی کے حق میں جائز نہیں۔''

(سنن النّسائي : 4076، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک نابینا صحابی کی ام ولد نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی، تو انہوں نے اسے قتل کر دیا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا، تو فرمایا:

أَلَا اِشْهَدُوا أَنَّ دَمَهَا هَدَرٌ .

''گواہ رہیں کہ اس کا خون رائیگاں ہے۔''

(سنن أبي داود :4361، سنن النّسائي : 4070، وسندهٗ حسنٌ)

بعض منافقین یا کفار نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے ہرزہ سرائی کی، مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں معاف کر دیا، بعض لوگ اسے دلیل بناتے ہوئے گستاخ رسول کی سزا قتل ہونے کا

انکار کرتے ہیں، جبکہ یہ بات درست نہیں۔ گستاخ رسول کی سزا قتل ہے، یہ نبی کریم ﷺ کا حق ہے، آپ ﷺ اپنا یہ حق وصول کریں یا معاف کر دیں، آپ کو تو یہ اختیار حاصل ہے، اب آپ ﷺ کے بعد گستاخ کی سزا معاف کرنے کا کسی کو حق حاصل نہیں۔

❀ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

ذٰلِكَ أَنَّ الْحَقَّ لَهٗ، فَلَهٗ أَنْ يَسْتَوْفِيَهٗ، وَلَهٗ أَنْ يَتْرُكَهٗ، وَلَيْسَ لِأُمَّتِهٖ تَرْكُ اسْتِيفَاءِ حَقِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''نبی کریم ﷺ کو حق حاصل تھا کہ (اپنے گستاخ) کو سزا دیں یا اسے معاف کر دیں، مگر آپ ﷺ کی امت کو کوئی حق نہیں کہ آپ ﷺ کے گستاخ کی سزا معاف کر دیں۔''

(زاد المَعاد: 56/5)

❀❀❀❀❀❀❀